مفتی سید عبدالقدوس ترمذی

رفتگان صلحاء

صلحاء علماء اور نیک لوگ رفتہ رفتہ دنیا سے اٹھتے جارہے ہیں جو یقیناً قیامت کی علامات میں سے ہے۔ نیک لوگوں کا وجود دنیا کے لئے باعث برکت ورحمت ہے۔ایک عالم سے چونکہ بہت سے لوگوں کا ایمان وابستہ ہوتا ہے اس لئے ایک عالم صالح کی موت کو کل جہاں کی موت قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب مدنی رحمہ اللہ ایک جید عالم دین اور حدیث کے بڑے ماہر استاد تھے آپ نے ایک عرصہ دراز تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کی مسند حدیث کو زینت بخشی، ہزاروں تلامذہ نے آپ سے اکتساب فیض کیا۔ ان کی موت یقیناً ایک جہاں کی موت ہے۔ایسے علماء صلحاء کی تعداد اب بہت کم ہے، آپ نہ صرف ظاہری علوم کے جامع اور ماہر تھے بلکہ باطنی علوم کی فیض بھی آپ نے اپنے اکابر سے حاصل کئے تھے۔

مادر علمی دارالعلوم حقانیہ سے فیض پانے کے بعد آپ نے جامعہ اشرفیہ لاہور میں کبار اساتذہ کرام سے فیض حاصل کیا، پھر مدینہ یونیورسٹی میں دکتورا کیا اس کے بعد آخر دم تک دین کی خدمت کرتے رہے۔آپ کی علمی، دینی، تبلیغی اور جہادی خدمات کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کی تصنیفی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

احقر کو آپ سے زیادہ نیاز حاصل نہیں ہوا۔البتہ ایک مرتبہ آپ کی زیارت اور مجلس میں بیٹھنے کا موقع ملا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب افغانستان میں نفاذ اسلام کے لئے ایک فارمولا طے کرنے کیلئے حضرات علماء کرام کا ایک وفد افغانستان جانے کیلئے تشکیل دیا جارہا تھا اور اس میں حضرت والد ماجدؒ کا نام بھی شامل تھا۔حضرت مولانا اسی سلسلہ میں دعوت دینے کیلئے مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مدظلہ کیساتھ خود ہی ساہیوال تشریف لائے تھے اس موقع پر آپ کی تواضع اور شرافت نفس قابل دید تھی، تمام تر علم وفضل وکمال کے باوجود آپ اسطرح تواضع وعاجزی سے پیش آئے کہ گویا آپ سب سے چھوٹے ہیں۔آپ اس وقت صحیح طور پر ع......نہد شاخ پر میوہ سر برزمیں کا مصداق معلوم ہورہے تھے۔حضرت والد ماجد نے بھی ان کا بڑا اکرام فرمایا۔دونوں بزرگوں کی یہ محفل تواضع وفروتنی کا عجیب مرقع تھی۔حضرت والد صاحب رحمہ اللہ نے ان کی دعوت قبول فرمائی لیکن پھر بعض عوارض کی وجہ سے اس سفر کی نوبت نہیں آئی۔

حق تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولانا مرحوم کی خدمات قبول فرماویں اوران کے درجات بلند فرمائیں، آمین